

حصہ نظم خواجہ الطاف حسین حالی

(۱۸۳۷ء — ۱۹۱۴ء)

تعارف:

خواجہ الطاف حسین حالی پانی پت میں پیدا ہوئے۔ ان کا تعلق انصاریوں کے ایک معزز خاندان سے تھا، جو غیاث الدین بلبن کے زمانے میں ہرات سے ہندوستان آیا اور پھر یہیں کا ہو کر رہ گیا۔ ان کے والد خواجہ ایزد بخش نے انتہائی عسرت اور تنگ دستی کی زندگی گزاری۔ حالی ابھی نو سال کے تھے ان کے والد کا انتقال ہو گیا۔ بڑے بھائی اور بہن نے حالی کی پرورش کی۔ سترہ سال کی عمر میں، ان کی رضامندی کے بغیر ان کی شادی کر دی گئی۔ علم کے شوق میں یہ بیوی کو میکے چھوڑ کر دلی چلے گئے اور وہاں ڈیڑھ سال معروف عالم اور واعظ مولوی نوازش علی کے مدرسے میں زیر تعلیم رہے۔ ۱۸۵۷ء کے بعد حصار کلکڑی میں ملازم ہو گئے، مگر ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے باعث انھیں واپس آنا پڑا۔ ۱۸۵۷ء کے بعد نواب مصطفیٰ خان شیفتہ کے مصاحب اور ان کے بچوں کے اتالیق رہے۔

شمس العلماء کا خطاب:

اسی زمانے میں آپ نے شاعری میں مرزا غالب کی شاگردی اختیار کی۔ گورنمنٹ بک ڈپو، لاہور اور کنگو مرہٹہ سکول، دلی میں ملازمت کی۔ ۱۹۰۴ء میں انھیں ”شمس العلماء“ کا خطاب ملا۔

جدید شاعری:

مولانا حالی کا شمار اردو ادب کے اہم شاعروں، نثر نگاروں اور تنقید نگاروں میں ہوتا ہے۔ ۱۸۵۷ء سے قبل انھوں نے قدیم اور راجتی طرز کی شاعری کی، مگر بعد میں حالات کی تبدیلی نے ان کے خیالات کو یکسر بدل ڈالا۔ انجمن منہاب کی تحریک، گورنمنٹ بک ڈپو کی ملازمت اور سرسید احمد خان سے وابستگی نے، ان کے نئے خیالات کو پروان چڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔ مولانا حالی کی تخلیقی، اصلاحی اور فنی شاعری نے اردو ادب پر، بہت گہرے اثرات مرتب کیے۔ انھیں جدید شاعری، تنقید نگاری اور سوانح نگاری میں اعلیٰ کمال حاصل ہے۔

تصانیف:

مولانا حالی نے نثر اور نظم میں کئی کتابیں یادگار چھوڑیں۔ ان کی اہم کتابوں میں ”دیوان حالی“، ”مسدس حالی“ (مد و جزر اسلام)، ”مقدمہ شعر و شاعری“، ”یادگار غائب“، ”حیات سعدی“ اور ”حیات جاوید“ خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
آفاق	آسمان کے کنارے	بید	راز
حمد سرا	حمد کہنے والا	خلعت	لباس
رنگ بیان	اظہار کا انداز	صبا	صبح کی ہوا
کلی	چادر	گدا	فقیر
محیط	احاطہ کرنے والا	مہک	خوشبو

اشعار کی تشریح

شعر 1۔ قبضہ ہو دلوں پر کیا اور اس سے سوا تیرا

اک بندہ نافرماں ہے حمد سرا تیرا

تشریح:

اس شعر میں خواجہ الطاف حسین حالی اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور اس کی صفات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ ہمارا خالق و مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر شے کا مالک ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ مندرجہ بالا شعر میں شاعر اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ اے اللہ! میرے دل پر حیرت مگرانی ہے۔ تو ہی ہمارا معبود ہے، ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اس بات کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ میں تیرا حکم نہ ماننے کے باوجود حیرت ہی تعریف کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے انسانوں پر بے شمار احسانات ہیں۔ وہ خالق ہے، وہ ہم سب کا پالنے والا ہے۔ اسی نے انسانوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔ ہمیں بے شمار نعمتیں عطا کیں ہیں۔ ان بے شمار نعمتوں کے جواب میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں لیکن نا سمجھ انسان اس پاک ذات کے احکامات کی تعمیل نہیں کرتا۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ اپنی کرم لوازیوں میں کمی نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کی یہ خوبی انسان کو اللہ کے قریب کرتی ہے۔ جب بھی

حل مشقی سوالات

۱۔ حمد کے حوالے سے درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) کون سا بندہ حمد سرا ہے؟

جواب: مولانا حالی کہتے ہیں کہ ایک نافرماں بند ابھی تیرا حمد سرا ہے۔

(ب) کس کا حق سب سے مقدم ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ ہمارا خالق و مالک اور دنیا کی تمام نعمتیں عطا کرنے والا ہے۔ اس لیے اللہ کا حق سب سے مقدم ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کریں۔

(ج) محرم اور نامحرم میں کیا فرق ہے۔

جواب: محرم سے مراد ہے جو شخص معرفت الہی رکھتا ہو، اللہ تعالیٰ کو پہچانتا ہو اور اس کی بندگی بجالاتا ہو اس کے برعکس نامحرم سے مراد ایسا شخص جو معرفت الہی اور اطاعت الہی سے یکسر محروم ہو اور اللہ تعالیٰ کی بندگی بھانہ لاتا ہو۔

(د) اللہ کا گدا کس میں گمن رہتا ہے؟

جواب: اللہ کا گدا الہی کل میں گمن رہتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں سرشار رہنے والے کے لیے دنیاوی بادشاہت اور شان و شوکت کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔

(ه) بادِ صبا گھر گھر کیا لیے پھرتی ہے؟

جواب: بادِ صبا اللہ کی رحمت کا پیغام لے کر آتی ہے اور اللہ کے فضل و کرم اور رحمت کی نوید لے کر ہر جگہ پہنچتی ہے یوں پوری دنیا میں رحمت کا پیغام اور توحید کی روشنی پہنچتی ہے۔

2۔ اس حمد میں شاعر نے اللہ تعالیٰ کی کون کون سی صفات بیان کی ہیں؟

جواب: اس حمد میں شاعر نے اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کرتے ہوئے کہا ہے اللہ تعالیٰ کی ذات اس کائنات کی ہر شے کی خالق،

مالک اور معبود ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے، رحیم و کریم ہے اور پوری کائنات کو محیط کئے ہوئے ہے۔

س۔ مندرجہ ذیل الفاظ و مرکبات کے معنی لکھیں۔

مقدم، محرم، خلعتِ سلطانی، محیط، آفاق، بندہ نافرماں

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مقدم	سب سے افضل	محرم	راز جاننے والا
خلعتِ سلطانی	بادشاہی لباس	محیط	احاطہ کرنے والا
آفاق	افق کی جمع، دنیا، جہاں	بندہ نافرماں	اطاعت نہ کرنے والا انسان

- 4۔ تیسرے شعر میں شاعر نے "محرم" اور "نامحرم" کو کس لیے ایک جیسا قرار دیا ہے؟
 جواب: شاعر نے محرم سے مراد اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے والا اور اس کی بندگی بھالانے والا ہے۔ بعض اوقات معرفت الہی کے حصول کے باوجود انسان اس کا انکشاف نہیں کرتا۔ اور اللہ تعالیٰ کی معرفت سے محروم انسان کے برابر ہو جاتا ہے۔
- 5۔ حمد کا خلاصہ مکمل کریں۔

حمد کا خلاصہ

جواب:

خواجہ الطائف حسین حالی اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور اس کی صفات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ ہمارا خالق و مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر شے کا مالک ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ شاعر اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ اے اللہ! میرے دل پر تیری حکمرانی ہے۔ تو ہی ہمارا معبود ہے، ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اس بات کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ میں تیرا حکم نہ ماننے کے باوجود تیری ہی تعریف کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے انسانوں پر بے شمار احسانات ہیں۔ وہ خالق ہے، وہ ہم سب کا پالنے والا ہے۔ اسی نے انسانوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔ ہمیں بے شمار نعمتیں عطا کیں ہیں۔ ان بے شمار نعمتوں کے جواب میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں لیکن تا سمجھ انسان اس پاک ذات کے احکامات کی تعمیل نہیں کرتا۔ جب بھی انسان کسی مشکل میں پھنستا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا ہے۔ اس لحاظ سے انسان کو یہ احساس ہے کہ انسان کے دل کے ہر گوشے میں اللہ کی محبت چھپی ہے۔ یہی وجہ ہے انسان اللہ تعالیٰ کے احکامات کو پس پشت ڈالنے کے باوجود اللہ تعالیٰ ہی کی تعریف میں لگا رہتا ہے۔

شاعر قرآن کی آیت سے عبادت کرتا ہے کہ ہم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلائیں گے۔ شاعر کہتا ہے کہ اے میرے مالک! حیران کن ہے ادا کر سکتے ہیں۔ ہم تیری ایک چھوٹی سی نعمت کا شکر نہیں ادا کر سکتے اگر ساری عمر بھی ہم تیرا ذکر کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ذات سب سے بڑی راز داں ہے۔ توحید پرست ہو یا بت پرست، زاہد ہو یا رند سب اسی کی تخلیق ہیں شاعر کہتا ہے کہ جب انسان عبادت الہی اور اطاعت الہی کے ذریعے معرفت الہی یعنی اپنی زندگی کا حقیقی مقصد حاصل کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے وہ نور عطا فرمادیتا ہے۔ جس کے جلوے نظر آتے ہیں۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے لو لگا لیتا ہے اُسے دنیا کے کسی انسان سے رحمت نہیں رہتی وہ بس اپنے آپ ہی میں گمن رہتا ہے۔ اس کے لیے اس کا پہنا پڑا لباس ہی بادشاہ کی طرف سے عطا کیے ہوئے

لباس سے بہتر ہوتا ہے کیوں کہ وہ کسی کا احسان نہیں ہوتا۔ اللہ کا خاص بندہ ظاہری نمود و نمائش کی پرواہ نہیں کرتا بلکہ اس کا دل خوشی سے لبریز ہوتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا غلام ہونے پر فخر محسوس کرتا ہے۔

ہر چیز اللہ تعالیٰ کی ذات کے ایک ہونے کا اقرار کرتی ہے۔ ایک دن ایسا آئے گا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے ہر ایک کو شائستگی حاصل ہوگی۔ ہر شخص اللہ تعالیٰ کی واحدانیت پر یقین لے آئے گا۔ حالی کی سادہ بیانی سب سے جدا ہے۔ ان کا انداز بیاں نرالا ہے۔ اس لیے وہ کہتے ہیں کہ اے حالی! تیرا بات کرنے کا انداز سب سے الگ ہے۔ تیری ہر بات دوسروں کے دل پر اثر کرتی ہے۔ ان کی معمولی سی بات بھی دل میں گھر کر جاتی ہے۔ تمہاری کہی ہوئی ایک ایک بات سننے والے کے دل میں اتر جاتی ہے۔ لوگ اس سے بہت اثر لیتے ہیں۔

6۔ اعراب کا کر تلفظ واضح کریں۔ بندہ نافرماں، حمد سرا، مقدم، محرم، خلعت سلطانی، رنج و مصیبت، آفاق، رنگ بیاں
جواب: بَندَہ نَافَرَمَاں، حَمدِ سَرا، مُقدِّم، مُحَرَّم، خُلعتِ سُلطانی، رَنج و مُصِیبت۔

7۔ مناسب لفظ کی مدد سے مصرعے مکمل کریں۔

- (الف) گو سب سے _____ ہے حق تیرا ادا کرتا۔ (مقدم)
(ب) محرم بھی ہے ایسا ہی جیسا کہ ہے _____ (نامحرم)
(ج) _____ نہیں نظروں میں یاں خلعت سلطانی (چچا)
(د) _____ میں پھیلے گی کب تک نہ مہک تیری۔ (آفاق)
(ه) ہر بول تیرا _____ سے فکر کے گزر رہا ہے (دل)

8۔ "نافرماں" اور "نامحرم" میں "نا" سابقہ ہے۔ آپ ایسی پانچ مثالیں تلاش کریں جن میں "نا" سابقہ کے طور پر استعمال ہوا ہو۔

جواب: ناخلف، ناروا، نامراد، ناسمجھ، نالائق، نافرماں،

9۔ کالم (الف) میں دیے گئے الفاظ کو کالم (ب) کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
بندہ نافرماں	مہک	حمد سرا
مقدم	رنگ بیاں	حق
محرم	مبا	نامحرم
کملی	خلعت سلطانی	خلعت سلطانی

آفاق	نامحرم	مہک
پیغام	حق	صبا
بول	حمہ سرا	رنگ بیاں

قافیہ: شعر کے آخر میں آنے والے ہم آواز الفاظ کو قافیہ کہا جاتا ہے۔ ہر شعر میں قافیہ تبدیل ہوتا ہے۔ تاہم ان کی صورت (آواز) ایک جیسی رہتی ہے۔ قافیہ کی جمع قوافی ہے۔

قافیے کی چند مثالیں دیکھیں۔

دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے

آخر اس درد کی دو اکیا ہے

ہم ہیں مشتاق اور وہ بے راز

یا الہی یہ ماجرا کیا ہے

ان اشعار میں ہوا، دوا، ماجرا اور دعا قافیے ہیں۔ یہ تمام الفاظ ہم آواز ہیں۔

ردیف: ردیف کے لغوی معنی سوار کے پیچھے بیٹھنے والے کے ہیں۔ شعر کے آخر میں آنے والے لفظ یا الفاظ کے مجموعے کو ردیف

کہتے ہیں۔ چون کہ یہ لفظ یا الفاظ قافیے کے بعد آتے ہیں اس لیے انھیں ردیف کا نام دیا گیا ہے۔ ہر شعر میں ردیف کا لفظ یا الفاظ

ہو بہودہرائے جاتے ہیں اور ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ ردیف کی چند مثالیں دیکھیں۔

کوئی امید بر نہیں آتی کوئی صورت نظر نہیں آتی

موت کا ایک دن معین ہے نیند کیوں رات بھر نہیں آتی

پہلے آتی تھی حالِ دل پہ ہنسی اب کسی بات پر نہیں آتی

ان اشعار میں الفاظ "نہیں آتی" ردیف کی مثالیں ہیں۔ یہ الفاظ بغیر کسی تبدیلی کے ہر شعر میں دہرائے گئے ہیں۔

تصانیف:

مولانا حالی نے نثر اور نظم میں کئی کتابیں یادگار چھوڑیں۔ ان کی اہم کتابوں میں ”دیوان حالی“، ”مسدس حالی“ (مد و جزر اسلام)، ”مقدمہ شعر و شاعری“، ”یادگار غائب“، ”حیات سعدی“ اور ”حیات جاوید“ خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
آفاق	آسمان کے کنارے	بید	راز
حمد سرا	حمد کہنے والا	خلعت	لباس
رنگ بیان	اظہار کا انداز	صبا	صبح کی ہوا
کلی	چادر	گدا	فقیر
محیط	احاطہ کرنے والا	مہک	خوشبو

اشعار کی تشریح

شعر 1۔ قبضہ ہو دلوں پر کیا اور اس سے سوا تیرا

اک بندہ نافرماں ہے حمد سرا تیرا

تشریح:

اس شعر میں خواجہ الطاف حسین حالی اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور اس کی صفات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ ہمارا خالق و مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر شے کا مالک ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ مندرجہ بالا شعر میں شاعر اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ اے اللہ! میرے دل پر حیرت مگرانی ہے۔ تو ہی ہمارا معبود ہے، ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اس بات کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ میں تیرا حکم نہ ماننے کے باوجود حیرت ہی تعریف کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے انسانوں پر بے شمار احسانات ہیں۔ وہ خالق ہے، وہ ہم سب کا پالنے والا ہے۔ اسی نے انسانوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔ ہمیں بے شمار نعمتیں عطا کیں ہیں۔ ان بے شمار نعمتوں کے جواب میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں لیکن نا سمجھ انسان اس پاک ذات کے احکامات کی تعمیل نہیں کرتا۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ اپنی کرم لوازیوں میں کمی نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کی یہ خوبی انسان کو اللہ کے قریب کرتی ہے۔ جب بھی

انسان کسی مشکل میں پھنستا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا ہے۔ اس لحاظ سے انسان کو یہ احساس ہے کہ اس ان کے دل کے ہر گوشے میں اللہ کی محبت چھپی ہے۔ یہی وجہ ہے انسان اللہ تعالیٰ کے احکامات کو پس پشت ڈالنے کے باوجود اللہ تعالیٰ ہی کی تعریف میں لگا رہتا ہے۔

شعر 2- گو سب سے مقدم ہے حق تیرا ادا کرنا

بندے سے مگر ہو گا حق کیونکر ادا تیرا

تشریح:

اگر ہم اللہ کی نعمتوں کا شمار کریں تو انکا شمار نہیں کر سکتے۔ اس شعر میں شاعر قرآن کی آیت سے عبارت کرتا ہے کہ ہم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلائیں گے۔ شاعر کہتا ہے کہ اے میرے مالک! تیرا حق ہم کیسے ادا کر سکتے ہیں۔ ہم تیری ایک چھوٹی سی نعمت کا شکر نہیں ادا کر سکتے اگر ساری عمر بھی ہم تیرا ذکر کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا بدلہ ادا کرنے کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کی جائے جس طرح اس نے فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے مگر ہم اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے باوجود ان نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتے۔

شعر 3- محرم بھی ہے ایسا ہی جیسا کہ ہے نامحرم

کچھ کہ نہ سکا جس پر یاں بھید گھلاتیرا

تشریح:

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں کہ یہ کائنات تمہارے لیے ہے تم اسے مسخر کرو۔ سورج کے نکلنے اور دن رات کے آپس میں بدل بدل کر آنے میں عقل مندوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ذات سب سے بڑی راز داں ہے۔ توحید پرست ہو یا بت پرست، زاہد ہو یا رند سب اسی کی تخلیق ہیں۔ وہ لوگ جو اپنے آپ میں گمن رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی تخلیقات کو دیکھتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ کی کھوج نہیں کرتے وہ دنیا کے ہو کر رہ جاتے ہیں۔ جاننے والا اور نہ جاننے والا اسی لیے برابر ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ کی ذات میں کھو جاتا ہے وہ ہر چیز سے بیگانہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے ہی ایسی جو سمجھ میں نہیں آتی ہے۔

شعر 4- چٹا نہیں نظروں میں یاں خلعتِ سلطانی

کلی میں گمن رہتا ہے گدا تیرا

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ جب انسان عبادت الہی اور اطاعت الہی کے ذریعے معرفت الہی یعنی اپنی زندگی کا حقیقی مقصد حاصل

کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ نور عطا فرمادیتا ہے۔ جس کے جلوے نظر آتے ہیں۔ جو محض اللہ تعالیٰ سے لو لگا لیتا ہے اُسے دنیا کے کسی انسان سے رغبت نہیں رہتی وہ بس اپنے آپ ہی میں گمن رہتا ہے۔ اس کے لیے اس کا پہنا پیرا لباس ہی بادشاہ کی طرف سے عطا کیے

ہوئے لباس سے بہتر ہوتا ہے کیوں کہ وہ کسی کا احسان نہیں ہوتا۔ اللہ کا خاص بندہ ظاہری نمود و نمائش کی پرواہ نہیں کرتا بلکہ اس کا دل خوشی سے لبریز ہوتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا غلام ہونے پر فخر محسوس کرتا ہے۔

شعر 5۔
تو ہی نظر آتا ہے ہر شے پہ محیط اُن کو
جس رنج و مصیبت میں کرتے ہیں نگہ تیرا

تشریح:

انسان کے لیے ہر کام میں کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے ذکھ اور تکالیف، مصائب اور پریشانیاں زندگی کا جزو ہیں۔ کائنات کا سارا نظام اللہ تعالیٰ کا مہر ہونا منت ہے۔ ہر طرف اللہ تعالیٰ کی قدرت کے آثار نظر آتے ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے جو لوگ کسی مصیبت، پریشانی یا ذکھ میں مبتلا ہوتے ہیں تو اپنی اس مصیبت سے چھٹکارا پانے کے لیے بھی وہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں کیوں کہ ان کو اس چیز کا بھی احساس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی وہ واحد ذات ہے جو ان کے ذکھ کا مداوا کر سکتی ہے۔ ہمیں احساس ہے کہ ہم پر آنے والی پریشانی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہے اور وہی اس پریشانی کو دور کرے گا۔

شعر 6۔
آفاق میں پھیلے گی کب تک نہ مہک تیری

گھر گھر لیے پھرتی ہے پیغام صبا تیرا

تشریح:

شاعر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی ظاہری آنکھوں سے دیکھنا انسان کے لیے ممکن نہیں کیونکہ اللہ کی ذات مادی وجود نہیں رکھتی۔ اس کے باوجود یہ بات انسانی فطرت میں شامل ہے کہ اسے کسی چیز کو دیکھ کر جو خوشی اور سکون ملتا ہے وہ سنی سنائی بات پر نہیں ہوتا۔ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی ذات کے ایک ہونے کا اقرار کرتی ہے۔ ہر چیز سے اللہ تعالیٰ کا جلوہ ظاہر ہوتا ہے۔ ایک دن ایسا آئے گا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے ہر ایک کو شناسائی حاصل ہوگی۔ ہر شخص اللہ تعالیٰ کی واحدانیت پر یقین لے آئے گا۔

شعر 7۔
ہر بول ترا دل سے ٹکرا کے گزرتا ہے

کچھ رنگِ بیاں خالی ہے سب سے جدا تیرا

تشریح: اس شعر میں شاعر نے اپنی بامقصد شاعری کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے سادہ انداز اور عام فہم الفاظ میں شعر گوئی کی روش اختیار کی۔ حالی کی سادہ بیانی سب سے جدا ہے۔ ان کا انداز بیاں نرالا ہے۔ اس لیے وہ کہتے ہیں کہ اے حالی! تیرا بات کرنے کا انداز سب سے الگ ہے۔ تیری ہر بات دوسروں کے دل پر اثر کرتی ہے۔ ان کی معمولی سی بات بھی دل میں گھر کر جاتی ہے۔ ایسے لوگ بات کرنے کا ذہنک جانتے ہیں۔ حالی اپنے کلام کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے حالی! تیرا بات کرنے کا انداز بڑا دلکش اور خوبصورت ہے۔ تمہاری کہی ہوئی ایک ایک بات سینے والے کے دل میں اتر جاتی ہے۔ لوگ اس سے بہت اثر لیتے ہیں۔

WANT TO **DOWNLOAD** **NOTES** OF ANY CLASS?

[Click Me to Download](#)
(I'll Bring You There)



**Top Study World is one of the best notes
providers in Pakistan for FREE!**